Dr Shahnaz Ara
Deptt of Urdu
Dr. L.K.V.D. College

علامہ اقبال کی نظم "پرندوں کی فریاد" کا خلاصہ

بچوں کے لئے اقبال کی یہ نظم برطانیہ کے شاعر ولیم کوپر
کی نظم کا آزاد اور منظوم ترجمہ ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے آزادی خواہ انسان
کی ہو یا پرندے کی کسی نعمت سے کم نہیں ہوتی۔ غلامی ایک لعنت ہے۔ اسی
موضوع پر علامہ نے ایک پرندے کے خیالات کو ان اشعار میں پیش کیا ہے۔ یہ
پرندہ پنجرہ میں قید ہے اور اپنا احوال بیان کر رہا ہے۔ آج مجھے وہ گزرا ہوا زمانہ
یاد آ رہا ہے۔ جب میں باغ میں دوسرے پرندوں کے ساتھ مل کر چہچہایا
کرتا تھا۔ اب وہ آزادی کہاں نصیب ہے۔ جب میں اپنی مرضی سے گھونسلے
میں آیا جایا کرتا تھا۔ جس طرح ماضی کی باتیں یاد آتی ہیں تو دل پر چوٹ
سی لگتی ہے۔ وہ لمحات بھی یاد آتے ہیں جب کلیوں پر شبنم گرتی تھی تو
وہ کھل کر پھول بن جایا کرتی تھیں۔ اب میرے ساتھی بلبل کی نہ صورت
نظر آتی ہے اور نہ اس کی آواز سنائی دیتی ہے۔ وہی تو میرا ہمدم تھا۔ جس کے
دم سے میرا گھر آباد تھا۔ میں پنجرے میں بند ہوں۔ اس کی آواز تک میرے
کانوں میں نہیں آتی۔ اے کاش یہاں سے رہائی میرے بس کی بات ہوتی۔
میں کس قدر بد قسمت پرندہ ہوں جو گھر کے لئے ترس رہا ہوں۔ میرے
تمام ساتھی وطن میں ہیں اور میں یہاں قید میں پڑا ہوں۔ باغ میں بہار آئی
ہوئی ہے اور کلیاں مسکرا رہی ہیں جبکہ میں اس تاریک پنجرے میں گرفتار
اپنے مقدر کو رو رہا ہوں۔ اس قید کا دکھڑا سننے والا بھی کوئی نہیں۔ مجھے
تو اب یہ خدشہ ہے کہ آزادی کے غم میں کہیں اپنی جان سے نہ ہاتھ دھو بیٹھوں

صورت یہ ہے کہ جس وقت سے اپنا وطن اور گھر چھوٹا ہے میں غموں
سے نڈھال ہو رہا ہوں۔ ہر وقت دل گرفتہ رہتا ہوں میں جس سے ہیں فریاد
کر رہا ہوتا ہے گانا سمجھ کر سننے والوں کو لطف اندوز نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ
ایک دکھے ہوئے دل کی فریاد ہے۔ اس لیے مجھے قید کرنا والے صیاد!
اس پنجرے سے آزاد کر دے کہ میں ایک بے زبان قیدی ہوں۔ اگر تو مجھے آزاد
کر دے گا تو میں تیرے حق میں دعا کروں گا

Shahnaz Ara